روزنامہ
ٹیلی فون نمبر:213029
C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com

جمعرات 10 مارچ 2005ء 28 محرم 1426 ہجری 10 امان 1384 ہش جلد 55-90 نمبر 54

علم کا پھیلاؤ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

قیامت سے قبل رحمی رشتے قطع کئے جائیں گے۔ جھوٹ بولا جائے گا اور علم پھیل جائے گا۔ دوسری روایت میں ہے کہ قلم کا زور ہوگا۔

(مجمع الزوائد جلد7 صفحہ 329۔ مسند احمد حدیث نمبر:3870)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

قرآن شریف میں آخری زمانہ کی نسبت اور بھی پیشگوئیاں ہیں ان میں سے ایک یہ پیشگوئی بھی ہے (۔) آخری زمانہ وہ ہوگا جب کہ کتابوں اور صحیفوں کی اشاعت بہت ہوگی گویا اس سے پہلے کبھی ایسی اشاعت نہیں ہوئی تھی۔ یہ ان کلوں کی طرف اشارہ ہے جن کے ذریعہ سے آج کل کتابیں چھپتی ہیں اور پھر ریل گاڑی کے ذریعہ سے ہزاروں کوسوں تک پہنچائی جاتی ہیں۔

ایسا ہی قرآن شریف میں آخری زمانہ کی نسبت یہ پیشگوئی ہے کہ (۔) یعنی آخری زمانہ میں ایک یہ واقعہ ہوگا کہ بعض نفوس بعض سے ملائے جاویں گے یعنی ملاقاتوں کے لئے آسانیاں نکل آئیں گی اور لوگ ہزاروں کوسوں سے آئیں گے اور ایک دوسرے سے ملیں گے سو ہمارے زمانہ میں یہ پیشگوئی بھی پوری ہوگئی۔

ایک اور پیشگوئی قرآن شریف میں آخری زمانہ کی نسبت ہے اور وہ یہ ہے کہ (۔) آخری زمانہ میں دریاؤں میں سے بہت سی نہریں جاری کی جائیں گی چنانچہ یہ پیشگوئی بھی ہمارے زمانہ میں ظہور میں آ گئی۔ اسی طرح قرآن شریف میں ایک یہ پیشگوئی ہے (۔) وہ آخری زمانہ ہوگا جب کہ پہاڑ چلائے جائیں گے یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ پہاڑ اڑائے جائیں گے جیسا کہ اس زمانہ میں توپوں کے ساتھ پہاڑوں کو اڑا کر ان میں راستے بنائے گئے ہیں۔ سو یہ تمام پیشگوئیاں قرآن شریف میں موجود ہیں۔ مگر اس جگہ یہ نکتہ یاد رکھنا چاہئے کہ عشار ان اونٹنیوں کو کہتے ہیں جو حمل دار ہوں اور اگرچہ حدیث میں قلاص کا لفظ ہے مگر قرآن شریف میں اس لئے عشار کا لفظ استعمال کیا گیا تا یہ پیشگوئی قیامت کی طرف منسوب نہ کی جائے اور حمل کے قرینہ سے یہ دنیا کا واقعہ سمجھا جائے کیونکہ قیامت کو حمل نہیں ہوں گے۔

پھر جس قدر ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات قرآن شریف سے لکھے ہیں انہیں پر حصر نہیں ہے بلکہ احادیث صحیحہ اور اخبار اسلامیہ کی رو سے اس تواتر سے بارش کی طرح معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ثبوت ملتا ہے کہ جس سے بڑھ کر کسی نبی یا رسول کے معجزات مروی نہیں ہیں۔ بعض پیشگوئیاں ایسی ہیں کہ جن کتابوں میں وہ لکھی گئی تھیں وہ کتابیں ان پیشگوئیوں کے پوری ہونے سے صدہا برس پہلے عموماً تمام اسلامی دنیا میں شائع ہو چکی تھیں اگر ہم اس جگہ ان معجزات کی تفصیل لکھیں تو وہ تمام معجزات بیس جزو میں بھی سما نہیں سکتے اور تفصیل کی حاجت نہیں کیونکہ وہ کتابیں نہ صرف مسلمانوں کے قبضہ میں ہیں بلکہ اسی پرانے زمانہ میں بعض اتفاقات حسنہ سے وہ کتابیں عیسائیوں کو مل گئی تھیں جو اب تک یورپ کے پرانے کتب خانوں میں موجود ہیں تا وہ بھی ان معجزات کے گواہ ہو جاویں۔

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 322)

دفتر پنجم کی طرف
خصوصی توجہ کی ضرورت

☆ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 5 نومبر 2004ء کو تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:

’’آج سے دفتر پنجم کا آغاز ہوتا ہے اب آئندہ سے جتنے بھی نئے مجاہدین تحریک جدید کی مالی قربانی میں شامل ہوں گے وہ دفتر پنجم میں شامل ہوں گے۔‘‘

دفتر پنجم کی تعداد کے بارے میں حضور نے توقع وابستہ فرمائی کہ ان کی تعداد ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں تک پہنچ سکتی ہے صرف توجہ کی ضرورت ہے۔ حضور کی اس توقع کے پیش نظر جماعت کے عہدیداروں سے درخواست ہے کہ دفتر پنجم میں جملہ نوزائیدہ بچوں اور جملہ نومبائعین کو شامل کرنے کی سعی بلیغ فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ سب کی کوششوں کو بارآور فرمائے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

داخلہ طاہر پرائمری سکول
طاہر آباد ربوہ

نظارت تعلیم کے ادارہ طاہر پرائمری سکول طاہر آباد ربوہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ یکم اپریل 2005ء سے مندرجہ ذیل کلاسز میں داخلہ جات شروع ہونگے۔

(1) اول ادنیٰ (2) اول اعلیٰ (3) دوئم (4) سوئم

کلاس اول ادنیٰ کیلئے عمر کی حد ساڑھے چار تا ساڑھے پانچ سال مقرر ہے۔ نیز بوقت داخلہ بچے کا پیدائشی سرٹیفکیٹ مع فوٹو کاپی پیش کرنا لازمی ہوگا۔

باقی کلاسز یعنی اول اعلیٰ، دوئم اور سوئم میں داخلہ کیلئے پیدائشی سرٹیفکیٹ کے ساتھ سکول چھوڑنے کا سرٹیفکیٹ (محکمانہ تصدیق شدہ) پیش کرنا لازمی ہوگا۔ مورخہ 10 مارچ 2005ء سے داخلہ فارم سکول کے دفتر سے حاصل کیا جا سکے گا۔ مزید تفصیلات کیلئے دفتر طاہر پرائمری سکول طاہر آباد سے رابطہ کریں۔

(ہیڈ مسٹریس طاہر پرائمری سکول)

مشعل راہ

سچی توبہ کی برکت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:۔

شبلیؒ جو مشہور صوفی گزرے ہیں۔اور تمام عالم اسلام ان کا ادب اور احترام کرتا ہے۔وہ ایک علاقہ کے گورنر تھے۔مگر نہایت ہی ظالم و جابر جس طرح حجاج بن یوسف اپنے ظلم کی وجہ سے بدنام ہے۔اسی طرح وہ بھی اپنے ظلموں کی وجہ سے بدنام تھے۔ بلکہ حجاج بن یوسف تو شاید ظالم تھا یا نہیں کیونکہ اس کے متعلق اختلاف ہے۔شبلیؒ خود کہتے ہیں کہ میں نہایت ظالم و جابر گورنر تھا اور کوئی فتنہ نہیں تھا جس سے مجھے احتراز ہو۔ ہر گناہ کا میں مرتکب ہوا اور ہر ظلم میں میں نے حصہ لیا۔ ان کی ہدایت کا جو اللہ تعالیٰ نے ذریعہ بنایا۔وہ یہ تھا کہ ایک دفعہ وہ بادشاہ کے دربار میں بیٹھے تھے کہ ایک جرنیل پیش ہوا۔جس نے بہت بڑی جنگی خدمات سرانجام دی تھیں۔ بادشاہ نے اسے برسر دربار خلعت دیا لیکن بدقسمتی سے وہ رومال لانا بھول گیا تھا۔اتفاق ایسا ہوا کہ اسے نزلہ تھا۔ چھینک جو آئی تو نزلہ بہنے لگا۔اب اگر نزلہ نہ پونچھتا تو یہ بدنما معلوم ہوتا۔اور اگر پونچھتا تو کوئی چیز نہ تھی۔آخر اس نے نظر بچا کر اسی خلعت سے ناک صاف کر لیا۔مگر بادشاہ کی نظر پڑ گئی۔ وہ اپنے عطا کردہ خلعت کی اس بے قدری کو برداشت نہ کر سکا اس نے نہایت ہی غصہ میں کہا کہ اس کا خلعت اتار لو اور اس کی تمام جائیداد ضبط کر لو۔ہم نے ایک خلعت دیا مگر اس نے اس کی بے قدری کی۔

شبلیؒ نے جب یہ نظارہ دیکھا تو ایک دم ان کی چیخیں نکل گئیں۔اللہ تعالیٰ ایک تغیر کا وقت لاتا ہے۔اس وقت خدا کے حضور یہی مقدر تھا کہ ہدایت دے۔بادشاہ نے پوچھا۔شبلی تمہیں کیا ہو گیا مگر ان پر ایسی رقت طاری تھی۔ کہ کچھ دیر تک جواب نہ دے سکے۔اور جب اصرار کیا گیا تو انہوں نے کہا بادشاہ سلامت میرا استعفیٰ منظور کیجئے۔بادشاہ نے کہا۔کیا تو پاگل ہو گیا ہے۔انہوں نے کہا میں پاگل تو نہیں ہوا مگر اب مجھے وہ بات سمجھ آ گئی ہے۔ جو پہلے میں سمجھ نہیں سکا تھا۔ میں نے آج تک ہر کام آپ کے خوش کرنے کے لئے کیا۔مگر اب یہ نظارہ دیکھنے سے مجھے معاً خیال آیا کہ اس جرنیل نے کتنی بڑی خدمات سرانجام دی تھیں۔ یہ اپنی جان جوکھوں میں ڈال کر بیوی کو بیوہ ہونے کے خطرہ میں اور بچوں کو یتیم ہونے کے خطرہ میں ڈال کر سالہا سال تک تکالیف برداشت کرتا رہا۔اس کے بدلہ میں آپ نے جو اسے خلعت دیا وہ اس کی خدمات کے مقابلہ میں کیا حقیقت رکھتا ہے مگر اس کی ایک معمولی سی فروگزاشت پر آپ نے اس پر اتنا عتاب نازل کیا۔ اس کا خلعت اتار لیا۔اس کی جائیداد ضبط کر لی۔اور اسے برسر دربار ذلیل کرایا۔مجھے بھی خدا نے ایک خلعت دی تھی مگر میں نے اپنے گناہوں کی وجہ سے اسے سر سے پیر تک خراب کر لیا ہے۔اب مجھے اجازت دی جائے کہ میں اپنی باقی عمر ان گناہوں کے داغوں کو دھونے میں صرف کر دوں۔

لکھا ہے کہ وہ اتنے سخت ظالم تھے کہ وہ کئی صوفیا کے پاس گئے اور کہا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے یا نہیں مگر سب نے یہی کہا کہ تو اتنے ظلم کر چکا ہے کہ اب تیری توبہ قبول ہونے کی صورت نہیں۔آخر کسی اور بزرگ کے پاس وہ گئے اور انہوں نے کہا کہ ہاں توبہ قبول ہو سکتی ہے۔مگر یہ شرط رکھی کہ جن جن پر تم نے ظلم کیا ہے ان تمام کے دروازوں پر جاؤ اور ہر ایک سے معافی مانگو۔آخر وہ ہر شخص کے دروازہ پر گئے اور انہوں نے معافی مانگی۔اب وہی شبلیؒ روحانی ہادیوں میں شمار ہوتے ہیں اور انہیں روحانیت میں بہت بڑا درجہ اور مقام حاصل ہے پس انسان کے لئے ہر وقت مدارج کا دروازہ کھلا ہے اور اللہ تعالیٰ کے انبیاء اسی لئے آیا کرتے ہیں کہ تا وہ لوگوں کو گڑھوں سے نکالیں اور انہیں روشنی کے بلند مینار پر کھڑا کر دیں۔پس یہ مت خیال کرو کہ تمہارے اندر کمزوریاں پائی جاتی ہیں اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنے سے یہ تمام کمزوریاں دور ہو سکتی ہیں۔

(خطبات محمود جلد دوم ص 162-161)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

☆ مکرم ندیم احمد وسیم صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں خاکسار کی نانی جان مکرمہ رسول بی بی صاحبہ زوجہ مکرم احمد خاں صاحب آف گولیکی ضلع گجرات مورخہ 25-26 فروری 2005ء کی درمیانی شب وفات پا گئیں۔ مرحومہ کی عمر تقریباً 92 برس تھی۔آپ حضرت مسیح موعود کے رفیق حضرت مولوی امام دین صاحب آف جسوکی ضلع گجرات کی صاحبزادی تھیں اور حضرت غلام محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود آف گولیکی کی بہو تھیں۔ آپ نہایت دعا گو بزرگ خاتون تھیں۔خلافت کی فدائیہ تھیں اور خاندان حضرت اقدس مسیح موعود کے ساتھ بہت گہرا اور عقیدت مندانہ لگاؤ تھا۔آپ کے چھ بیٹے اور ایک بیٹی تھی۔جن میں سے تین بیٹے نوعمری میں ہی وفات پا گئے۔ اور تین بیٹے مکرم منظور احمد صاحب حال جرمنی، مکرم مبشر احمد صاحب گولیکی، مکرم منور احمد حال جرمنی اور ایک بیٹی مکرمہ شمیم اختر صاحبہ بقید حیات ہیں۔آپ کی نماز جنازہ مکرم مبارک احمد شمس صاحب معلم سلسلہ نے پڑھائی۔کثیر تعداد نے نماز جنازہ میں شرکت کی۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی اولاد کو اپنے بزرگ آباء کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔آمین

سانحہ ارتحال

مکرم ظفر اقبال ملک صاحب حلقہ گلستان جوہر کراچی تحریر کرتے ہیں کہ میری اہلیہ محترمہ ڈاکٹر عابدہ ظفر صاحبہ کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ 13 جنوری 2005ء کو بوقت 6 بجے شام وفات پا گئیں۔اسی دن ان کی نماز جنازہ بعد نماز عشاء بیت الشرف اقبال کراچی میں مکرم راشد احمد نوید صاحب مربی سلسلہ حلقہ گلشن اقبال کراچی نے پڑھائی اور تدفین باغ احمد قبرستان (کراچی) میں ہوئی اور مکرم تنویر احمد صاحب بخاری صاحب صدر حلقہ گلستان جوہر کراچی نے دعا کروائی۔مرحومہ نہایت دیندار اور متقی خاتون تھیں۔چندہ جات اور صدقات وغیرہ میں پیش پیش رہتی تھیں۔آپ نے اپنے سوگواران میں درج ذیل 4 بچے چھوڑے ہیں۔مظفر حامد ملک صاحب، رعنا صدف صاحبہ، ناہید اقبال صاحبہ، عارفہ نصرت صاحبہ اور والدہ مکرمہ رابعہ بیگم صاحبہ۔احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔آمین

درخواست دعا

محترم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت الفضل لندن لکھتے ہیں۔میری والدہ محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری مورخہ 4 مارچ 2005ء سے لندن کے ایک ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔مختلف عوارض کی وجہ سے بہت زیادہ نقاہت ہو گئی ہے جو باعث تشویش ہے۔احباب جماعت سے دعا کی دردمندانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے انہیں جلد شفا عطا فرمائے اور صحت و عافیت والی لمبی اور بابرکت زندگی سے نوازے۔آمین

مکرم محمد منظور احمد خاں ایاز صاحب اسلام آباد لکھتے ہیں۔خاکسار کافی عرصہ سے جگر، معدہ اور جوڑوں کے درد کی وجہ سے شدید بیمار ہے۔جگر معدہ کی تکلیف کو پہلے سے افاقہ ہے مگر جوڑوں میں درد کی شدید تکلیف ہے۔ تمام احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے دعا کریں کہ مولا کریم شافی مطلق اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔آمین

مکرم سید خالد منظور صاحب دارالنصر غربی ربوہ لکھتے ہیں۔میرے چچا مکرم سید مقبول احمد شاہ صاحب بوجہ گردوں اور پھیپھڑوں میں انفیکشن کے بیمار ہیں۔ آجکل شیخ زاید ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ان کی جلد شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم پروفیسر محمد عبداللطیف صاحب شاہد (اسلام آباد) کا بلڈ پریشر ابھی پوری طرح کنٹرول نہیں ہو رہا۔احباب کرام سے ان کی کامل و عاجل شفایابی کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

شکریہ احباب

☆ مکرم ڈاکٹر عبدالرفیق سمیع صاحب ماہر امراض جلد لاہور تحریر کرتے ہیں۔میری والدہ محترمہ امتہ الرحمان صاحبہ بیگم ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب مرحوم کی وفات پر بڑی کثیر تعداد میں احباب و خواتین اظہار تعزیت اور ہمدردی کے لئے تشریف لائے۔ اور ہماری دلجوئی فرمائی۔خاکسار تمام احباب و خواتین کا فرداً فرداً جواب دینے سے قاصر ہے۔ اس لئے ان سطور کے ذریعہ سب کا شکریہ ادا کر رہا ہے۔اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔ مرحومہ والدہ صاحبہ کے درجات بلند فرمائے۔ اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔اور ہم سب لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

تعارف کتب حضرت مسیح موعود

منشاد احمد نیر صاحب

ایام الصلح

تصنیف واشاعت

حضرت مسیح موعودکی یہ تصنیف لطیف جو روحانی خزائن کی جلدنمبر 14 میں شامل ہے 200 صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب اگست 1898ء میں تیار ہوئی، جس کا فارسی ترجمہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے کیا۔ اس کتاب کی اشاعت 1899ء میں ہوئی۔

وجہ تسمیہ

حضرت مسیح موعود نے فرمایا: ”سلامتی اور امن کے ساتھ حق اور توحید اور صدق اور ایمان کی ترقی ہوگی اور عداوتیں اٹھ جائیں گی اور صلح کے ایام آئیں گے تب دنیا کا اخیر ہوگا اسی وجہ سے ہم نے کتاب کا نام ایام الصلح رکھا ہے“۔

(روحانی خزائن جلد 14 ص 286)

کتاب کی اہمیت

حضرت مسیح موعود نے فرمایا ”بالآخر میں ناظرین کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ میری اس کتاب کو سرسری نظر سے نہ دیکھیں۔ میں نے ان کو وہ پیغام پہنچایا ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھ کو ملا ہے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ میں نے سب پر حجت پوری کر دی ہے۔“

(روحانی خزائن جلد نمبر 14 ص 424)

چند تعلیمی وتربیتی اقتباسات

دعا اور تدبیر کا باہمی رشتہ

جیسا کہ تدبیر اور دعا کا باہمی رشتہ قانون قدرت کی شہادت سے ثابت ہوتا ہے ایسا ہی صحیفہ فطرت کی گواہی سے بھی یہی ثبوت ملتا ہے۔ جیسا کہ دیکھا جاتا ہے کہ انسانی طبائع کسی مصیبت کے وقت جس طرح تدبیر اور علاج کی طرف مشغول ہوتی ہیں ایسا ہی طبعی جوش سے دعا اور صدقہ اور خیرات کی طرف جھک جاتی ہیں۔ اگر دنیا کی تمام قوموں پر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اب تک کسی قوم کا کانشنس اس متفق علیہ مسئلہ کے برخلاف ظاہر نہیں ہوا۔

پس یہی ایک روحانی دلیل اس بات پر ہے کہ انسان کی شریعت باطنی نے بھی قدیم سے تمام قوموں کو یہی فتویٰ دیا ہے کہ وہ دعا کو اسباب اور تدابیر سے الگ نہ کریں بلکہ دعا کے ذریعہ سے تدابیر کو تلاش کریں۔ غرض دعا اور تدابیر انسانی طبیعت کے دو طبعی تقاضے ہیں کہ جو قدیم سے اور جب سے کہ انسان پیدا ہوا ہے دو حقیقی بھائیوں کی طرح انسانی فطرت کے خادم چلے آئے ہیں اور تدابیر دعا کے لئے بطور نتیجہ ضرور یہ کے اور دعا تدبیر کے لئے بطور محرک اور جاذب کے ہے اور انسان کی سعادت اسی میں ہے کہ وہ تدبیر کرنے سے پہلے دعا کے ساتھ مبدء فیض سے مدد طلب کرے تا اس چشمہ لازوال سے روشنی پا کر عمدہ تدبیریں میسر آسکیں۔

(روحانی خزائن جلد 14 ص 231)

دعا کی اصل غرض وغایت

دعا سے ہم کیا چاہتے ہیں؟ یہی تو چاہتے ہیں کہ وہ عالم الغیب جس کو اصل حقیقت مرض کی بھی معلوم ہے اور دوا بھی معلوم ہے وہ ہماری دستگیری فرماوے اور چاہے تو وہ دوائیں ہمارے لئے میسر کرے جو نافع ہوں اور یا اپنے فضل اور کرم سے وہ دن ہی ہم کو نہ دکھلاوے کہ ہمیں دواؤں اور طبیبوں کی حاجت پڑے۔

(روحانی خزائن جلد 14 ص 235)

قبولیت دعا کے چار اسباب

1۔ ایک یہ کہ تا ہر ایک وقت اور ہر ایک حالت میں خدا تعالیٰ کی طرف رجوع ہو کر توحید پر پختگی حاصل ہو کیونکہ خدا سے مانگنا اس بات کا اقرار کرنا ہے کہ مرادوں کا دینے والا صرف خدا ہے۔

2۔ دوسرے یہ کہ تا دعا کے قبول ہونے اور مراد کے ملنے پر ایمان قوی ہو۔

3۔ تیسرے یہ کہ اگر کسی اور رنگ میں عنایت الٰہی شامل حال ہو تو علم اور حکمت زیادت پکڑے۔

4۔ چوتھے یہ کہ اگر دعا کی قبولیت کا الہام اور رویا کے ساتھ وعدہ دیا جائے اور اسی طرح ظہور میں آوے تو معرفت الٰہی ترقی کرے اور معرفت سے یقین اور یقین سے محبت اور محبت سے ہر ایک گناہ اور غیر اللہ سے انقطاع حاصل ہو جو حقیقی نجات کا ثمرہ ہے لیکن اگر کسی کو بطور خود مرادیں ملتی جائیں اور خدا تعالیٰ سے دوری اور مجوبی ہو تو وہ تمام مرادیں انجام کار حسرتیں ہیں۔

(روحانی خزائن جلد 14 ص 242)

ٹائٹل بار اول

چار الٰہی صفات اور ان کا خلاصہ

خدا تعالیٰ کی چار اعلیٰ درجہ کی صفتیں ہیں جو ام الصفات ہیں اور ہر ایک صفت ہماری بشریت سے ایک امر مانگتی ہے اور وہ چار صفتیں ہیں۔

ربوبیت۔ رحمانیت۔ رحیمیت۔ مالکیت یوم الدین

1۔ ربوبیت اپنے فیضان کے لئے عدم محض یا مشابہ بالعدم کو چاہتی ہے اور تمام انواع مخلوق کی جاندار ہوں یا غیر جاندار اسی سے پیرایہ وجود پہنتے ہیں۔

2۔ رحمانیت اپنے فیضان کے لئے صرف عدم کو ہی چاہتی ہے یعنی اس عدم محض کو جس کے وقت میں وجود کا کوئی اثر اور ظہور نہ ہو۔ اور صرف جانداروں سے تعلق رکھتی ہے اور چیزوں سے نہیں۔

3۔ رحیمیت اپنے فیضان کے لئے موجود ذوالعقل کے مونہہ سے نیستی اور عدم کا اقرار چاہتی ہے۔ اور صرف نوع انسان سے تعلق رکھتی ہے۔

4۔ مالکیت یوم الدین اپنے فیضان کے لئے فقیرانہ تضرع اور الحاح کو چاہتی ہے اور صرف ان انسانوں سے تعلق رکھتی ہے جو گداؤں کی طرح حضرت احدیت کے آستانہ پر گرتے ہیں اور فیض پانے کے لئے دامن افلاس پھیلاتے ہیں اور سچ مچ اپنے تئیں تہی دست پا کر خدا تعالیٰ کی مالکیت پر ایمان لاتے ہیں۔

یہ چار الٰہی صفتیں ہیں جو دنیا میں کام کر رہی ہیں اور ان میں سے جو رحیمیت کی صفت ہے وہ دعا کی تحریک پیدا کرتی ہے اور مالکیت کی صفت خوف اور قلق کی آگ سے گداز کر کے سچا خشوع اور خضوع پیدا کرتی ہے۔

(روحانی خزائن جلد 14 ص 242)

ایمان کی تعریف

ایمان اس بات کو کہتے ہیں کہ اس حالت میں مان لینا کہ جبکہ ابھی علم کمال تک نہیں پہنچا اور شکوک وشبہات سے ہنوز لڑائی ہے۔ پس جو شخص ایمان لاتا ہے یعنی باوجود کمزوری اور نہ مہیا ہونے کل اسباب یقین کے اس بات کو اغلب احتمال کی وجہ سے قبول کر لیتا ہے وہ حضرت احدیت میں صادق اور راستباز شمار کیا جاتا ہے۔ اور پھر اس کو موہبت کے طور پر معرفت تامہ حاصل ہوتی ہے اور ایمان کے بعد عرفان کا جام اس کو پلایا جاتا ہے۔ (روحانی خزائن جلد 14 ص 261)

پیشگوئیوں کی اقسام

جو لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور ہو کر آتے ہیں خواہ وہ رسول ہوں یا نبی یا محدث اور مجدد ان کی نسبت جو پہلی کتابوں میں یا رسولوں کی معرفت پیشگوئیاں کی جاتی ہیں ان کے دو حصے ہوتے ہیں۔ ایک وہ علامات جو ظاہری طور پر وقوع میں آتی ہیں اور بینات کا حکم رکھتی ہیں اور ایک وہ متشابہات جو استعارات اور مجازات کے رنگ میں ہوتی ہیں۔ پس جن کے دلوں میں زیغ اور کجی ہوتی ہے وہ متشابہات کی پیروی کرتے ہیں اور طالب صادق بینات اور محکمات سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

(روحانی خزائن جلد 14 ص 264)

نشانات

خدا تعالیٰ کے راستباز بندے مکہ معظمہ میں تیرہ برس تک کفار کے ہاتھ سے سخت تکلیف میں رہے اور یہ تکلیف اس تکلیف سے بہت زیادہ تھی جو فرعون سے بنی اسرائیل کو پہنچی۔ آخر یہ راستباز بندے اس برگزیدہ راستبازوں کے ساتھ اور اس کے ایما سے مکہ سے بھاگ نکلے اسی بھاگنے کی مانند جو بنی اسرائیل سے بھاگے تھے۔ پھر مکہ والوں نے قتل کرنے کے لئے تعاقب کیا اسی تعاقب کی مانند جو فرعون کی طرف سے بنی اسرائیل کے قتل کے لئے کیا گیا تھا۔ آخر وہ اس تعاقب کی شامت سے بدر میں اسی طرح ہلاک ہوئے جس طرح فرعون اور اس کا لشکر دریائے نیل میں ہلاک ہوا تھا۔

اسی رمز کو کھولنے کے لئے آنحضرت ﷺ نے ابوجہل کی لاش بدر کے مردوں میں دیکھ کر فرمایا تھا کہ یہ شخص اس امت کا فرعون تھا۔ غرض جس طرح فرعون اور اس کا لشکر دریائے نیل میں ہلاک ہونا امور مشہودہ محسوسہ میں تھا جس کے وقوع میں کسی کو کلام نہیں ہو سکتا اسی طرح ابوجہل اور اس کے لشکر کا تعاقب کے وقت بدر کی لڑائی میں ہلاک ہونا امور مشہودہ محسوسہ میں سے تھا جس سے انکار حماقت اور دیوانگی میں داخل ہے۔

(روحانی خزائن جلد 14 ص 290)

علامات ظہور مسیح موعود

1۔ چودھویں صدی کے سر پر آئے گا۔
2۔ صلیبی حملے
3۔ ان حملوں میں کمال جوش پایا جانا
4۔ ماہ رمضان میں سورج اور چاند کا کسوف وخسوف
5۔ ستارہ ذوالسنین
6۔ طاعون کا پھوٹنا
7۔ حج کا بند ہونا اور مختلف پابندیاں
8۔ ریل کی سواری ہوگی۔
9۔ اونٹ بیکار ہو جائیں گے
10۔ جاوا جیسی آگ نکلے گی
11۔ دریاؤں سے نہریں نکالنا

پانچ کشتیوں میں
الٰہی تائید ونصرت

اس نے بڑے زور آور حملوں اور طرح طرح کے نشانوں سے تم پر ثابت کر دیا کہ یہ سلسلہ جو قائم کیا گیا اس کا سلسلہ ہے۔ کیا کبھی تمہاری آنکھوں نے ایسے قطعی اور یقینی طور پر وہ خدا تعالیٰ کے نشان دیکھے تھے جو اب تم نے دیکھے۔ خدا تمہارے لئے کشتی لڑنے والوں کی طرح غیر قوموں سے لڑا اور ان پر فتح پائی۔ (اس کے بعد آپ نے مختصراً وضاحت کے ساتھ خدا تعالیٰ کی ان پانچ کشتیوں کا ذکر فرمایا، جن میں آپ کے مخالفین کو ناکامی ونامرادی کا منہ دیکھنا پڑا۔ ان کے نام یہ ہیں)

1۔ عبداللہ آتھم
2۔ لیکھرام
3۔ مہوتسو کا جلسہ جس میں آپ کو آپ کے مضمون کے بالا رہنے کی قبل از وقت خوشخبری ملی۔
4۔ ڈاکٹر کلارک کا مقدمہ، جس کے فیصلہ سے قبل ہی دو سو افراد کو فتح سے متعلق الہام سنایا گیا اور بالآخر فتح نصیب ہوئی۔
5۔ مرزا احمد بیگ ہشیار پوری کا مقدمہ، جو مقررہ مدت تین برس کے اندر فوت ہو گیا۔

(روحانی خزائن جلد 14 ص 326)

جسمانی پاکیزگی کا روحانی پاکیزگی سے تعلق

جو شخص جسمانی پاکیزگی کی رعایت کو بالکل چھوڑ دیتا ہے وہ رفتہ رفتہ وحشیانہ حالت میں گر کر روحانی پاکیزگی سے بھی بے نصیب رہ جاتا ہے۔

......ہمارے ہی تجارب (تجربات) ہمیں بتلا رہے ہیں کہ ہمیں جیسا کہ روحانی پاکیزگی کی روحانی صحت کے لئے ضرورت ہے ایسا ہی ہمیں جسمانی صحت کے لئے جسمانی پاکیزگی کی ضرورت ہے بلکہ سچ تو یہ ہے کہ ہماری جسمانی پاکیزگی کو ہماری روحانی پاکیزگی میں بہت کچھ دخل ہے۔ کیونکہ جب ہم جسمانی پاکیزگی کو چھوڑ کر اس کے بدنتائج یعنی خطرناک بیماریوں کو بھگتنے لگتے ہیں۔ تو اس وقت ہمارے دینی فرائض میں بھی بہت حرج ہو جاتا ہے اور ہم بیمار ہو کر ایسے نکمے ہو جاتے ہیں کہ کوئی خدمت دینی بجا نہیں لا سکتے۔ (روحانی خزائن جلد 14 ص 232)

طاعون سے بچاؤ کی دو دوائیں

ہم نے ہمدردی خلائق کے لئے دو مرکب دوائیں طاعون کے علاج کی طیار کی ہیں۔ ایک وہ دوا ہے جس پر دو ہزار پانچ سو روپیہ خرچ آیا ہے۔ جس میں سے دو ہزار روپیہ کے یاقوت رمانی اخویم مولوی حکیم نورالدین صاحب نے عنایت فرمائے ہیں اور چار سو روپیہ شیخ رحمت اللہ صاحب نے دیا ہے اور سو روپیہ اور متفرق دوستوں کی طرف سے ہے۔ اس دوا کا نام تریاق الٰہی رکھا گیا ہے۔

......اس جگہ یہ بھی واضح رہے کہ میں نے طاعون کے علاج کے لئے ایک مرہم بھی تیار کی ہے۔ یہ ایک پرانا نسخہ ہے جو حضرت مسیح علیہ السلام کے وقت سے چلا آتا ہے اور اس کا نام مرہم عیسیٰ ہے۔

(روحانی خزائن جلد 14 ص 346)

شرک سے بکلی اجتناب کی تعلیم

انسانوں کو خدا بنانا غلطی ہے۔ ہمیں چاہئے کہ غلطی کی پیروی نہ کریں اور مخلوق کو خدا بنانے سے پرہیز کریں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بڑے مقدس، بڑے راستباز، بڑے برگزیدہ تھے مگر ان کو خدا کہنا اس سچے خدا کی توہین ہے جس نے ہمیں پیدا کیا ہے۔ سچ یہی ہے کہ وہ انسان تھے خدا نہیں تھے۔

(روحانی خزائن جلد 14 ص 369)

یاجوج ماجوج سے مراد

یاجوج ماجوج یورپین عیسائی ہیں۔ کیونکہ یہ نام اجیج کے لفظ سے نکالا گیا ہے جو شعلہ آگ کو کہتے ہیں۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ وہ لوگ آگ سے بہت کام لیں گے اور ان کی لڑائیاں آتشی ہتھیاروں سے ہوں گی۔ (روحانی خزائن جلد 14 ص 400)

خالق حقیقی سے محبت

اے لوگو! خدا سے ڈرو اور درحقیقت اس سے صلح کرلو۔ اور سچ مچ صلاحیت کا جامہ پہن لو اور چاہئے کہ ہر ایک شرارت تم سے دور ہو جائے۔ خدا میں بے انتہا عجیب قدرتیں ہیں۔ خدا میں بے انتہا طاقتیں ہیں۔ خدا میں بے انتہا رحم اور فضل ہے۔ وہی ہے جو ایک ہولناک سیلاب کو ایک دم میں خشک کر سکتا ہے۔ وہی ہے جو مہلک بلاؤں کو ایک ارادے سے اپنے ہاتھ سے اٹھا کر دور پھینک دیتا ہے۔ مگر اس کی یہ قدرتیں ان ہی پر کھلتی ہیں جو اس کے ہی ہو جاتے ہیں اور وہی یہ خوارق دیکھتے ہیں جو اس کے لئے اپنے اندر ایک پاک تبدیلی کرتے ہیں۔ اور اس کے آستانے پر گرتے ہیں اور قطرے کی طرح جس سے موتی بنتا ہے صاف ہو جاتے ہیں۔ اور محبت اور صدق اور صفا کی سوزش سے پگھل کر اس کی طرف بہنے لگتے ہیں۔ تب وہ مصیبتوں میں ان کی خبر لیتا ہے اور عجیب طور پر دشمنوں کی سازشوں اور منصوبوں سے انہیں بچا لیتا ہے اور ذلت کے مقاموں سے انہیں محفوظ رکھتا ہے۔ وہ ان کا متولی اور متعہد ہو جاتا ہے۔ وہ ان مشکلات میں جبکہ کوئی انسان کام نہیں آ سکتا ان کی مدد کرتا ہے اور اس کی فوجیں اس کی حمایت کے لئے آتی ہیں۔

کس قدر شکر کا مقام ہے کہ ہمارا خدا کریم اور قادر خدا ہے۔ پس کیا تم ایسے عزیز کو چھوڑو گے؟ کیا اپنے نفس ناپاک کے لئے اس کی حدود کو توڑو گے؟ ہمارے لئے اس کی رضامندی میں مرنا ناپاک زندگی سے بہتر ہے۔ (روحانی خزائن جلد 14 ص 341)

لئیق احمد شاہد صاحب

مکرم حمید اللہ صاحب
ولد احسان اللہ صاحب کا ذکر خیر

27 جنوری 2003ء کو ہمارے والد چوہدری حمید اللہ صاحب ولد احسان اللہ صاحب، 57 سال کی عمر میں اس دنیائے فانی سے رخصت ہوگئے۔

آپ پیدائشی احمدی تھے۔ حضرت عبداللہ سنوری صاحب آپ کے پڑنانا اور حضرت عبدالرحیم درد صاحب آپ کے رشتے میں ماموں تھے۔

ان کی موت کا صدمہ ایسا ہے کہ ہماری آنکھیں اشکبار ہیں اور ہمارے دل حزیں ہیں۔ ان کی محبتیں، ان کی باتیں اور ان کی یادوں کے نقوش اس قدر پیارے اور دلچسپ ہیں اور اس طرح ذہن پر نقش ہیں کہ جنہیں بھلائے بھی نہیں بھلا سکتے۔ آپ بہت ملنسار، خدمت گزار اور اپنے اخلاق واطوار سے چھوٹے بڑے کے دل میں گھر کرنے والے شفیق اور عظیم ہستی تھے۔ آپ محبت و پیار کا پیکر تھے۔ آپ بہت نرم دل، بے حد شفیق، بہت مہمان نواز، صبر وشکر کرنے والے اور غریب پرور انسان تھے۔ آپ غریبوں اور ضرورت مندوں کی امداد اس طرح کرتے تھے کہ ان کو بھی پتہ نہیں لگتا تھا۔

آپ خدمت کروانے سے خدمت کرنا زیادہ پسند کرتے تھے۔ آپ اس قدر مہمان نواز تھے کہ اگر کوئی غریب سے غریب تر شخص بھی گھر آتا تو اس کی خاطر مدارت کئے بغیر نہ جانے دیتے۔ یہاں تک کہ اپنی بیماری کے ایام میں بھی جب لوگ آپ کی خبر لینے آتے تو آپ انہیں کچھ کھلائے بغیر نہ جانے دیتے۔ آپ کبھی کوئی چیز اکیلے نہ کھاتے بلکہ کسی نہ کسی کو اپنے ساتھ ضرور شامل کرتے تھے۔

آپ کے چھ بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ اور خدا کے فضل وکرم کے ساتھ والد صاحب کی زندگی میں ہی ایک بھائی نصر اللہ حمید ڈاکٹر بن گئے اور انہوں نے اپنی زندگی وقف کر دی۔ اور آجکل وہ گھانا (افریقہ) میں خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ باقی اولاد کو بھی آپ نے کسی قسم کی کمی نہ آنے دی۔ نہ مالی اور نہ کسی اور طرح کی۔ آپ کو اس بات کی بڑی خوشی تھی کہ میرا ایک بھائی ڈاکٹر سمیع اللہ اور میرے دو بیٹے ڈاکٹر نصر اللہ حمید اور خاکسار لئیق احمد شاہد (طالبعلم جامعہ احمدیہ) خدا کے فضل کے ساتھ واقفین زندگی ہیں۔ آپ نے اپنی زندگی میں ایک بیٹے اور بیٹی کی شادی کر دی۔ اللہ تعالیٰ ہمارے والد صاحب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام دے (آمین)۔ والد کا رشتہ وہ پیارا رشتہ ہے جو کبھی بھلایا نہیں جا سکتا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس عظیم صدمہ پر صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

نصیر رعنا صاحب

حضرت مسیح موعود کے رفیق

حضرت خان بہادر غلام محمد خان گلگتی

پیدائش 1877ء بمقام بھیرہ۔ بیعت 1891ء۔ زیارت حضرت مسیح موعود 1892ء سفر سیالکوٹ کے موقع پر۔ شادی 1898ء۔ وفات 26 جون 1956ء بمقام بھیرہ۔ وصیت نمبر 1818۔ تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ قطعہ نمبر 7

حضرت خان بہادر غلام محمد خان گلگتی کے حالات کی مکمل تاریخ ملنی مشکل ہے۔ کچھ سینہ بہ سینہ روایات ہمارے بزرگوں تک پہنچتی رہیں اور کچھ خان بہادر غلام محمد خان کے افراد خاندان سے سنی ہیں جو کہ ذہن میں کچھ حد تک محفوظ رہ گئی ہیں۔ ان واقعات کو قلم بند کر رہا ہوں۔ خان بہادر غلام محمد خان گلگتی کے سب سے چھوٹے بیٹے محترم محمد ابراہیم خان صاحب کی تحریک پر مجھے موقع ملا ہے کہ خان بہادر غلام محمد خان گلگتی کا سب سے بڑا پوتا ہونے کے ناطے اسے اوراق پر منتقل کروں۔ اپنی یادداشتوں کو جمع کروں۔

میں سب سے پہلے اپنے دادا جان خان بہادر غلام محمد خان گلگتی کا شجرہ نسب تحریر کروں گا۔ کرم دین صاحب کی روایت کے مطابق ہمارے خاندان کے ایک بزرگ جو کہ ہندو تھے ان کا نام رام داس تھا ان کے ایک بیٹے تلسی داس تھے جبکہ بزرگوں کا یہ سلسلہ ہندوستان کے مشہور راجہ اور جنگجو سپاہی پرتھوی راج سے جاملتا ہے۔

رام داس اور تلسی داس شہنشاہ ہند اورنگزیب کے معزز درباریوں میں سے تھے۔ وہ دہلی سے اورنگزیب عالمگیر کے ساتھ گزرتے ہوئے بھیرہ میں ٹھہرے اور وہاں پر پیر اعظم شاہ نوری ایک بزرگ کی تعلیمات سے متاثر ہو کر اسلام قبول کیا اور اسلام قبول کرنے کے بعد بھیرہ میں ہی قیام پذیر ہو گئے۔ پیر اعظم شاہ نوری نے تلسی داس کا نام شیخ حسد رکھا۔ ایک روایت کے مطابق شیخ حسد نے اسلام قبول کرنے کے بعد اورنگزیب عالمگیر کے دربار کو خیر باد کہہ دیا اور پیر اعظم شاہ نوری کے ہی ہو کر رہ گئے۔ پیر اعظم شاہ نوری نے ان کے ذمہ لنگر خانے کا کام سونپ دیا جسے انہوں نے باحسن و خوبی چلایا اور عرصہ تک وہ یہ ذمہ داری نبھاتے رہے۔

شیخ حسد کا ایک بیٹا شیخ مسد تھا۔ اور پھر آگے ان کا بیٹا شیخ میاں احمد تھا۔ ان کے ہاں پیر اعظم شاہ نوری کی دعا سے تین بیٹے پیدا ہوئے۔ 1۔ شیخ میاں محمد۔ 2۔ شیخ میاں خدا بخش۔ 3۔ اور شیخ میاں اللہ بخش۔

شیخ میاں محمد صاحب کے ہاں تین بیٹے 1۔ شیخ میاں عبداللہ۔ 2۔ شیخ میاں فضل دین 3۔ شیخ عالم دین جبکہ دو لڑکیاں جن میں سے ایک کا نام بیگم بی بی تھا تولد ہوئیں۔

شیخ میاں احمد کے دوسرے بیٹے شیخ میاں خدا بخش کے ہاں ایک بیٹا اور تین بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ غلام محمد، بیگم بی بی، راج بی بی ایک بیٹی کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔

شیخ میاں احمد کے تیسرے بیٹے میاں اللہ بخش کے ہاں چار بیٹیاں خدیجہ بی بی، عائشہ بی بی، راج بی بی، فاطمہ بی بی اور ایک بیٹا ماسٹر محمد الدین پیدا ہوئے۔

میاں اللہ بخش صاحب کی بیٹی خدیجہ بی بی بعد میں میاں خدا بخش کے بیٹے غلام محمد کے عقد میں آئیں۔ غلام محمد جو کہ بعد میں خان بہادر کے خطاب سے نوازے گئے۔ خدیجہ بی بی سے شادی کے بعد کثیر الاولاد ہوئے۔ ان کی اولاد میں رسول بی بی، محمد یوسف خان، صغراں بی بی، حمیدہ بیگم، آمنہ بیگم، اقبال بیگم، خورشید بیگم، محمد بشیر خان، عقیلہ بیگم، رضیہ بیگم اور محمد ابراہیم خان شامل ہیں۔

سوانحی حالات

خان بہادر غلام محمد گلگتی کا آبائی وطن بھیرہ تھا۔ بچپن ہی میں والد کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ آپ کی والدہ محترمہ ایک باہمت غیرت مند خاتون تھیں۔ غربت نے آن گھیرا تھا۔ عزیز و اقارب تقریباً منہ موڑ چکے تھے۔ آپ کو تعلیم کا بے حد شوق تھا۔ والدہ سے سکول میں داخلہ کے لئے خواہش کا اظہار کیا۔ اس زمانے میں آپ کے خاندان کے افراد کاغذ سے کھلونے بنانے کا کام کرتے تھے جو بہت معزز پیشہ سمجھا جاتا تھا اور اسے چینی آرٹ بھی کہا جاتا ہے۔ سچ ہے کہ بڑے اور عظیم لوگ عظیم ماؤں کی گود میں پرورش پاتے ہیں۔ آپ کی والدہ محترمہ نے حالات کا چیلنج قبول کیا اور اپنے بیٹے کو سکول داخل کروا دیا۔ تعلیم حاصل کرنے کا جذبہ رشتہ داروں کو پسند نہ آیا۔ وہ آپ کو مزدوری کرتا دیکھنا چاہتے تھے۔ مگر عظیم ماں نے ہر ظلم برداشت کرنے کا تہیہ کر لیا۔ آپ رشتہ داروں سے چوری چھپے سکول جانے لگے۔ کلاس کے بہترین طلباء میں شمار ہوتے تھے۔ ایک روز آپ سکول گئے رشتہ داروں کو پتہ چل گیا تو چند رشتہ دار سکول پہنچ گئے اور وہیں آپ کو مارنا شروع کر دیا۔ اتنا مارا کہ آپ کی حالت غیر ہو گئی۔ سکول کے استاد نے بڑی مشکل سے آپ کو رہائی دلائی۔ استاد اپنے ہونہار شاگرد کی صلاحیتوں سے پوری طرح آگاہ تھا۔ وہ جانتا تھا کہ اس بچے کو علم حاصل کرنے کا کتنا شوق ہے۔

جب بھی آپ اپنے استاد محترم کے پاس جاتے وہ تمام مصروفیات چھوڑ کر آپ پر علم کے دروازے کھول دیتے۔ دن گزرتے گئے آپ نمایاں کامیابیاں حاصل کرتے رہے لیکن رشتہ دار کسی طرح سے جینے نہیں دیتے تھے۔ چنانچہ ایک روز آپ نے ماں سے کہیں جانے کی خواہش کا اظہار کیا تا کہ آپ اپنے علم کی پیاس بجھا سکیں۔ ماں نے ڈھیروں دعاؤں کے ساتھ رخصت کر دیا۔ آپ کسی طرح کشمیر کے علاقے جموں پہنچ گئے (اس بارے میں تفصیل معلوم نہیں ہو سکی کہ آپ بھیرہ سے جموں کس طرح اور کس کے کہنے یا بلانے پر گئے)۔ جموں میں آپ کی ملاقات خلیفہ اول حضرت مولانا نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول سے ہوئی۔ بارامولہ میں آپ حضرت مفتی محمد صادق صاحب سے بھی ملے۔ حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب کو جب آپ کے حالات کا علم ہوا۔ اور پڑھائی کا شوق دیکھا تو آپ نے خان بہادر غلام محمد گلگتی کو جموں کے ایک سکول میں داخل کروا دیا اور عرصہ تک آپ کے سکول اور ہوسٹل کا خرچہ برداشت کرتے رہے۔ پھر جب حضرت خلیفہ اول حکیم مولانا نورالدین صاحب کو وہاں سے واپس آنا پڑا تو آتے ہوئے تعلیم کے اخراجات مفتی محمد صادق صاحب کو دے آئے کہ اس بچے کی تعلیم متاثر نہ ہو۔ ان دنوں آپ میٹرک میں تھے۔ پھر کسی وجہ سے مفتی صاحب کو بھی واپس آنا پڑا۔ اور باقی رقم جو حکیم مولانا نورالدین صاحب دے آئے تھے ان کے حوالے کر دی۔ کچھ دنوں بعد رقم ختم ہو گئی۔ ہوسٹل والوں نے آپ سے رہائش چھین لی اور ہوسٹل سے نکال دیا۔ آپ اپنا سامان جو ایک آدھ کپڑوں کے جوڑے، معمولی سا بستر اور کتابوں پر مشتمل تھا اٹھا کر جنگل کی طرف روانہ ہو گئے۔ جنگلی پھل کھاتے رات کو مسافروں کے لئے بنے ہوئے پڑاؤ کے قریب رات بسر کرتے۔ دن کی روشنی میں پڑھائی کرتے اور ساتھ ساتھ مشقت کر کے میٹرک کے داخلہ کے لئے رقم جمع کرتے رہے۔ یہ زمانہ انتہائی کڑے امتحان اور مصائب کا تھا کہ آپ نے ملازمت کے لئے درخواست دی۔ اس دوران آپ نے میٹرک کا امتحان نمایاں نمبروں کے ساتھ پاس کر لیا۔ آپ کو ملازمت مل گئی۔ آپ نے اپنے مصائب اور کڑے وقت میں بھی غیرت اور وقار کو مجروح نہیں ہونے دیا۔ حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب سے آپ کا رابطہ رہا۔ لیکن اس دوران اپنے اوپر آنے والی آزمائش کے بارے میں ذکر نہیں کیا اور نہ ہی امداد کے لئے درخواست کی۔ اس دوران آپ ان سے دعا کی درخواست کرتے رہے اور اپنی تعلیم کے بارے میں آگاہ کرتے رہے۔ آپ کی گلگت کے علاقے میں خزانچی کی حیثیت سے جنہیں اس زمانے میں منشی کہا جاتا تھا تقرری ہوئی۔ حضرت خلیفہ اول ان دنوں بھیرہ میں تھے۔ جب آپ کو پہلی تنخواہ ملی تو آپ نے کچھ رقم والدہ کو ایک پیار اور تسلی بھرے خط کے ساتھ حضرت خلیفہ اول کی معرفت روانہ کی۔ کچھ دنوں بعد حضرت خلیفہ اول حکیم مولانا نورالدین کی طرف سے ایک خط موصول ہوا۔ جس میں آپ کو حوصلہ قائم رکھنے، محنت اور دیانتداری سے فرائض ادا کرنے کی نصیحت کی گئی تھی اور یہ بھی لکھا کہ جب وہ رقم لے کر آپ کے گھر گئے اس وقت آپ کی والدہ کا جنازہ گھر سے نکل رہا تھا۔ یہ خبر ان پر بجلی بن کر گری۔ آپ تڑپ اٹھے۔ ماں کی قربانیاں نظروں کے سامنے پھرنے لگیں۔ شدت جذبات سے بے قابو ہو کر تنہائی میں اتنا روئے کہ آنسوؤں کی جھڑیاں لگ گئیں۔ طبیعت سنبھلی ماں کی مغفرت کے لئے دعا کی اور قبر کے دیدار کے لئے گلگت سے بھرہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ یہاں پہنچ کر حضرت حکیم مولوی نورالدین سے ملاقات کی۔ آپ نے دلاسہ دیا اور ہمت سے کام لینے اور آگے بڑھنے کی تلقین فرمائی۔ اس وقت حضرت حکیم مولوی نورالدین حضرت مسیح موعود کی بیعت کر چکے تھے۔ چنانچہ آپ نے بھی بیعت کے لیے خط لکھ دیا۔ 313 کی فہرست میں آپ کا نام غلام محمد سٹوڈنٹ درج ہے۔ بعد ازاں آپ نے قادیان پہنچ کر حضرت مسیح موعود سے ملاقات کی اور دعا کی درخواست کی۔ واپسی پر آپ ایک نئے عزم اور حوصلہ کے علاوہ حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کے ساتھ اپنے فرائض منصبی کی ادائیگی کے لئے گلگت روانہ ہو گئے۔

آپ کی شادی چھوٹی عمر میں ہو گئی تھی۔ شادی کے فوراً بعد اپنی اہلیہ خدیجہ بی بی کو لے کر قادیان گئے۔ وہاں حضرت مسیح موعود کا چہرہ مبارک دیکھتے ہی آپ کی اہلیہ آمادہ ہو گئی تھیں کہ میں بیعت کر کے جاؤں گی۔ آپ کی بیعت کے بعد خاندان کے افراد سخت مخالف ہو گئے۔ لیکن آپ مضبوطی سے احمدیت پر قائم رہیں اور رشتہ داروں کو دعوت الی اللہ کرتی رہیں۔

گلگت میں آپ اکیلے احمدی تھے۔ بعد ازاں کچھ اور احمدی بھی آ کر آباد ہو گئے۔ جس پر آپ کو بے حد خوشی ہوئی۔ چنانچہ نماز باجماعت کا اہتمام اپنے گھر پر کیا۔ آپ کے قریبی احمدی دوستوں میں دو افراد، غفار جو اور غنی جو تھے (یہ دونوں بانڈی پورہ وادی کشمیر کے تھے جو گلگت میں تجارت کرتے تھے)۔ کل احمدیوں کی تعداد دس یا پندرہ تھی۔ آپ جب اپنے فرائض منصبی کی بجا آوری کے بعد گھر تشریف لاتے تو اکثر لوگ ملنے آ جاتے۔ آپ ان کو دعوت الی اللہ کرتے۔ حضرت مسیح موعود کا پیغام اور آپ کی آمد کے بارے میں ان لوگوں کو بتاتے۔ آپ وقتاً فوقتاً کٹھن سفر طے کر کے (کیونکہ اس زمانے میں سفری سہولت میسر نہیں تھی طویل سفر بھی گھوڑوں اور خچروں پر کرنا پڑتا تھا) حضرت مسیح موعود کی خدمت میں قادیان حاضر ہوتے اور چند روز قیام کرنے کے بعد حضور سے اجازت لے کر واپس چلے جاتے تھے۔

ایک مرتبہ حضور کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ چند روز قیام کے بعد حضرت مسیح موعود سے اجازت طلب کی۔ آپ نے فرمایا کہ ’’ابھی اور ٹھہریں‘‘ چند روز بعد پھر اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا کہ ’’ابھی اور ٹھہریں‘‘۔ دادا جان نے اپنی بیٹی کو سناتے ہوئے بتایا کہ اس دوران مجھے کثرت سے دعائیں کرنے کا موقع ملا۔ ایک رات خواب میں مجھے بتایا گیا کہ تمہاری دعا قبول ہو گئی ہے۔ جب آنکھ کھلی تو زبان

پر لفظ ''اقبلت'' جاری تھا۔ دو روز بعد پھر حضرت مسیح موعود سے اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا کہ ہاں اب اجازت ہے۔ آپ کی بیٹی آمنہ بیگم نے بتایا کہ آپ کے قریبی دوستوں میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب تھے۔ قادیان میں قیام کے دوران صبح کا ناشتہ مفتی صاحب آپ کے ساتھ کیا کرتے۔ ناشتہ کے وقت خود آ جاتے یا پھر والد صاحب مفتی صاحب کے ہاں چلے جاتے۔ ان کے ساتھ حضرت منشی عبداللہ سنوری صاحب بھی ہوتے تھے۔

ایک اور واقعہ انہوں نے یہ بتایا کہ ایک مرتبہ جلسہ سالانہ کے موقع پر خان بہادر گیلری میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کو شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب نے دیکھ لیا۔ شیخ صاحب الحکم کے ایڈیٹر تھے۔ انہوں نے جلسہ کی روداد اخبار میں شائع کی اور یہ ذکر کیا کہ میں نے گیلری میں خان بہادر غلام محمد گلگتی کو انتہائی عاجزی کے ساتھ بیٹھے ہوئے دیکھا۔ خان بہادر دنیاوی لحاظ سے ایک نہایت عمدہ عہدے پر فائز ہیں (اس وقت آپ ترقی کر کے پولیٹیکل ایجنٹ بن چکے تھے اس کے علاوہ اور بھی بہت سے عہدے آپ کے پاس تھے)۔ ان کو بڑے بڑے راجے اور امراء آگے بڑھ کر رومال پیش کرتے تھے تاکہ وہ اپنے ہاتھ صاف کر لیں اور اس بات میں وہ فخر محسوس کرتے تھے۔

گلگت میں دوران تعیناتی آپ جماعت کے شائع ہونے والے تمام اخبارات و رسائل اور کتابیں باقاعدگی سے منگواتے تھے۔ اگرچہ ان اشیاء کی آمد میں دو تین ماہ لگ جاتے تھے۔ آپ نے گلگت کے بڑے تاجر اور بااثر افراد محمد صدیق اور محمد شریف کو دعوت الی اللہ کی اور وہ احمدیت سے بے حد متاثر ہوئے تاہم یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ انہوں نے بیعت کر لی تھی یا نہیں۔

انگریز حکومت آپ کی دیانت، شرافت، محنت سے بے حد متاثر تھی۔ اور اس علاقے میں تمام اہم کام اور ذمہ داریاں آپ کو سونپ دی گئی تھیں۔ گلگت کے نواحی علاقہ یاسین کا راجہ حکومت چھوڑ کر چترال چلا گیا۔ اور وہاں مخالفوں نے اسے موت کے گھاٹ اتار دیا۔ حکومت نے یاسین کا نظم و نسق سنبھالنے کے لئے خان بہادر صاحب کو یاسین کا حکمران بنا دیا۔ آپ نے دو سال تک وہاں حکمرانی کی۔ اس علاقے کا پہلا راجہ جسے جلاوطن کر دیا گیا تھا آپ نے اسے بلا کر عنان حکومت اس کے حوالے کی اور واپس گلگت چلے گئے۔

گلگت اور یاسین میں حکومت نے تمام تر اختیارات آپ کو سونپ دیئے تھے۔ آپ نے اسی طرح حکمرانی کی جس طرح اس دور کے راجے مہاراجے کرتے تھے۔ دربار لگتا، لوگ شکایات لے کر آتے۔ مجرم پیش ہوتے، فیصلے کئے جاتے، سزائیں دی جاتیں۔ گلگت میں آپ قلعہ میں رہائش پذیر تھے۔ یاسین کے لوگ آپ کے حسن سلوک اور انداز حکمرانی سے اتنے خوش تھے کہ آپ کو مائی باپ کہتے تھے۔ گلگت میں حکمرانی کے دوران آپ رات کا کھانا اس وقت تک نہ کھاتے جب تک یہ تسلی نہ ہو جائے کہ شہر میں کوئی بھوکا نہیں سویا۔

یاسین سے جب آپ گلگت واپس آ رہے تھے تو وہاں کے لوگ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔ کہتے تھے کہ آپ ہمیں چھوڑ کر نہ جائیں ہم یتیم ہو جائیں گے۔

واپسی پر زیادہ عرصہ گلگت میں ٹھہرے۔ یہاں آپ کی تقرری اگرچہ طویل ترین ہے لیکن آپ کو اپنے ماتحت منشی کا بے حد خیال تھا کہ وہ بھی ترقی کرے۔ چنانچہ آپ نے حکومت سے درخواست کی کہ انہیں لداخ میں تعینات کر دیا جائے تاکہ ماتحت منشی ترقی پا سکے۔

آپ کی اعلیٰ کارکردگی کو مدنظر رکھتے ہوئے یکم جنوری 1918ء کو آپ کو ''خان صاحب'' کا خطاب وائسرائے و گورنر جنرل آف انڈیا کی طرف سے دیا گیا۔ دوسرا خطاب آپ کو وائسرائے اور گورنر جنرل انڈیا کی طرف سے ''خان بہادر'' کا جنوری 1924ء میں دیا گیا۔ ایک اور خطاب غالباً آپ کو رؤسا دہلی دربار کا دیا گیا ہے۔ لیکن اس کا سرٹیفیکیٹ میرے پاس نہیں ہے تاہم یہ تمغہ میرے پیارے چچا جان محمد ابراہیم خان کے پاس ہیں۔ جبکہ دوسرے سرٹیفیکیٹ ''خان صاحب اور خان بہادر'' سب سے بڑا پوتا ہونے کے ناطے میرے خاندان کے بعض افراد نے میرے حوالے کئے تھے جو میرے پاس موجود ہیں۔

تاہم آپ کی درخواست پر حکومت نے آپ کو لداخ میں پولیٹیکل ایجنٹ تعینات کر دیا۔ یہاں ایک بات واضح کردوں کہ حکومت نے اہم عہدے انگریزوں کو سونپ رکھے تھے اور یہ عہدہ پولیٹیکل ایجنٹ واحد میرے دادا جان کو دیا گیا جو کہ کسی طرح بھی ایک بڑے اعزاز سے کم نہیں۔

اسی طرح آپ گپس کے بھی کافی عرصہ حکمران رہے۔ آپ نے گلگت میں قیام کے دوران سلسلہ احمدیہ کی ایک بڑی لائبریری قائم کی۔ جس میں سلسلہ کی بہت ساری کتب موجود تھیں اور احمدیوں کی تعداد میں کافی اضافہ ہو گیا تھا۔ جب آپ گلگت سے لداخ تبدیل ہو کر جانے لگے تو گلگت کے لوگوں نے آپ کا راستہ روک لیا اور بضد ہو گئے کہ ہم نہیں جانے دیں گے۔ آپ کے بعد ہمارا کوئی پرسان حال نہیں ہو گا اور دھاڑیں مار مار کر رونے لگے جس پر آپ کی آنکھوں میں بھی آنسو آ گئے۔ دو رویہ کھڑے لوگوں کے سر پر ہاتھ پھیرتے جاتے۔ اسی طرح آپ لداخ کے لئے روانہ ہوئے۔ لداخ کی زیادہ تر آبادی بدھ تھی۔ جب دادا جان محترم لداخ پہنچے تو وہاں کے لوگوں نے ان کا پُرتپاک خیر مقدم کیا۔ انہوں نے آپ کے بارے میں بہت کچھ سن رکھا تھا۔ اسی طرح ان کے دل میں آپ کے لئے بے حد احترام تھا۔ وہاں پر بلاتفریق مذہب لامہ اور یولامہ وغیرہ نے آپ کا استقبال کیا۔ وہ دادا جان اور ان کے اہل خانہ کو اپنے تہواروں پر باقاعدگی سے بلاتے تھے۔ چنانچہ آپ ان کے تہواروں میں شرکت کرتے۔ بچوں کے لئے یہ پروگرام کسی تماشے سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا تھا لیکن دادا جان کو دعوت الی اللہ کا موقع مل جاتا تھا۔

دین کی محبت اس کی غیرت اور جوش کا یہ عالم تھا کہ لداخ میں ایک سکول تھا۔ اور وہ بھی لڑکوں کے لئے۔ چنانچہ آپ نے اپنی بچیوں کو اس سکول میں داخل نہ کرایا۔ بلکہ ایک اتالیق مقرر کر دیا۔ جو بچوں کو گھر پر ہی تعلیم دیتا تھا۔ وہاں پر ایک عیسائیوں کا سکول تھا۔ وہاں کے پادری پیٹر کی اہلیہ نے دعوت دی کہ اپنے بچوں کو اس سکول میں داخل کروا دیں۔ آپ نے فوری طور پر انکار کرتے ہوئے فرمایا کہ میں اپنے بچوں کو عیسائیوں کے سکول میں ہرگز داخل نہیں کراؤں گا۔

لداخ میں قیام کے دوران آپ گردونواح کے علاقوں میں دورے کے لئے جاتے تو سلسلہ احمدیہ کی کتب لے جاتے۔ جہاں جہاں ڈاک بنگلہ میں پڑاؤ ہوتا سلسلہ کی کتب وہاں چھوڑ آتے۔ لداخ میں اس وقت کوئی احمدی نہ پہنچا تھا۔ چنانچہ آپ نے لداخ میں سیرت النبی ﷺ کے جلسے شروع کئے۔ اس میں غیر از جماعت اور دیگر مذہب کے لوگوں کو مدعو کرنا شروع کر دیا۔ آپ کی تحریک پر ایک انگریز خاص طور پر قادیان گیا اور وہاں سے اس نے خوشنودی کا خط لکھا اور بے حد تعریف کی۔

لداخ میں قیام کے دوران آپ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کشمیر آمد کے بارے میں تحقیق کی۔ دوران تحقیق ایک ''عیسیٰ کے لامہ'' نامی کتاب جو کہ بہت پرانی تھی آپ کو ملی۔ یہ کتاب عبرانی زبان میں تھی۔ جس کے بارے میں انکشاف کیا گیا تھا کہ کوئی اوتار یہاں سے گزرے تھے۔ یہ کتاب ان کے ہاتھوں کی لکھی ہوئی ہے۔ ایک صاحب نے دادا جان سے وہ کتاب مستعار لی لیکن واپس نہ کی۔ دادا جان نے اپنی بیٹیوں اور بڑے بیٹے محمد یوسف خان علیگ کو بتایا کہ بنگ شنگ جو کہ لامہ اور لداخ کی سرحد کو ملاتی ہے وہاں پر ایک بہت بڑا پتھر تھا جس پر عبرانی زبان کے کچھ الفاظ تحریر تھے۔ اس کے فوٹو آپ نے حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو قادیان بھجوائے تھے۔

دادا جان نے بتایا کہ لداخ میں ایک چشمہ ہے جس کے کنارے ایک درخت ہے اس کے بارے میں مشہور ہے کہ یہاں پر ایک اوتار نے مسواک کی تھی اور پھر یہ مسواک انہوں نے زمین میں دبا دی تھی۔ جو کہ ایک درخت کی شکل میں موجود ہے۔ اس درخت کا نام مریم کا بیٹا ہے۔ یہاں کے لوگ اس درخت کو بہت بابرکت سمجھتے تھے اور اس کا احترام کرتے تھے۔

دادا جان نے بتایا کہ وہ قراقرم کی طرف جائیں تو بعض جگہ ایک پودا ہے۔ جس میں نیلے رنگ کے غنچے نکلتے ہیں۔ جس کے بارے میں لوگوں کا عقیدہ ہے کہ ایک اوتار آئے گا وہ اس پودے کی سیاہی بنا کر اپنے حالات لکھے گا۔

لداخ میں اپنے فرائض سے ریٹائر ہونے کے بعد آپ نے مستقل رہائش قادیان میں رکھ لی۔ وہاں آپ نے کافی جائیداد بشمول مکانات اور دوکانیں بنا لیں۔ جن میں سے دو مکان ''گلگت ہاؤس'' اور ''لداخ ہاؤس'' کافی معروف ہیں۔

ایک مرتبہ گلگت سے قادیان آئے تو حضرت خلیفہ ثانی کے لئے کچھ تحائف لائے۔ ان میں ایک گھوڑا بھی تھا۔ جب آپ نے نہایت عاجزی اور انکساری کے ساتھ حضور کی خدمت اقدس میں تحائف پیش کئے تو حضور نے مسکرا کر فرمایا کہ مجھے پہلے ہی خواب میں بتا دیا گیا تھا کہ کوئی شخص تمہارے لئے گھوڑا لا رہا ہے۔ جس پر میاں بشیر احمد صاحب بہتر سواری کر سکیں گے۔ یہ خواب آج پورا ہو گیا ہے۔

بھیرہ کی تاریخ احمدیت میں خان بہادر غلام محمد خان صاحب گلگتی کے بارے میں تحریر ہے کہ آپ کی ولادت 1877ء میں ہوئی۔ آگے لکھا ہے کہ آپ بھیرہ کے ایک شریف خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ تعلیم سے فارغ ہو کر بسلسلہ ملازمت گلگت تشریف لے گئے۔ بڑے لائق آدمی تھے ترقی کر کے اعلیٰ عہدوں پر پہنچے۔ گلگت کے انچارج گورنر بھی رہے۔

بے حد مخلص احمدی تھے متوکل باللہ۔ حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ جوانی میں بڑے دلیر اور بہادر تھے۔ چنانچہ 1916ء میں مکرم ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم کی شادی پر ایک خطرہ کے پیش نظر حضرت خلیفہ ثانی نے ان کو بارات کے ہمراہ بھیجا۔ آپ کے پاس بندوق تھی اور کام بخوبی انجام پذیر ہوا۔ خان بہادر صاحب موصوف بعد ریٹائرمنٹ قادیان میں مقیم ہوئے مگر پارٹیشن پر بھیرہ آ گئے سلسلہ کی خدمت گزاری کے لئے کمر بستہ تھے۔ آخری عمر میں باوجود خرابی صحت جمعہ کی نماز کے لئے بیت نور میں جو ان کی رہائش سے کافی دور تھی تشریف لاتے تھے۔ ہمسایوں اور رشتہ داروں سے حسن سلوک کرتے تھے۔ سادہ مزاج اور سادگی پسند تھے۔ آپ موصی تھے بھیرہ میں وفات پائی۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ ع

حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا

آنکھ میں سوزش

آیوڈم۔ایپس۔فاسفورس۔کالی کارب

''ایپس کی طرح آیوڈم میں بھی آنکھ کے نیچے سوزش ہو جاتی ہے۔ لیکن یہ سوزش صرف نچلے حصہ میں ہی محدود نہیں رہتی بلکہ اس سے آنکھوں کے چھپر بھی سوج جاتے ہیں۔ اگر پوری آنکھ میں سوزش ہو تو اس کے لئے فاسفورس بھی مفید ہے۔ اگر آنکھ کا صرف چھپر اور غلاف سوجے ہوں تو یہ کالی کارب کی علامت ہے۔ وہ مریض جو لمبی بیماریوں کے نتیجہ میں بالکل نڈھال ہو جائیں اور خون کی کمی کا شکار ہوں تو ان کی آنکھوں کے نیچے تھیلیاں سی لٹک جاتی ہیں اور وہ چھوٹی عمر میں ہی بوڑھے دکھائی دینے لگتے ہیں۔ ان کے لئے چینینم آرس (Chininum Ars) اور سارسا پریلا (Sarsaparilla) وغیرہ مفید ہو سکتی ہیں۔''

(صفحہ:471)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہوتو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ربوہ)

مسل نمبر **42262** میں ریحانہ کوکب زوجہ عبدالرؤف قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 04-12-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ طلائی زیور 11 تولے مالیتی -/100000 روپے۔ 2۔حق مہر ادا شدہ -/30000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ ریحانہ کوکب گواہ شدنمبر 1 گلزار احمد ولد خورشید احمد نواں کوٹ ضلع شیخوپورہ گواہ شدنمبر 2 رانا غلام مصطفیٰ مربی سلسلہ وصیت نمبر 25677

مسل نمبر **42263** میں عطیۃ المومن بنت عبدالحمید شاہد قوم قریشی پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گیسٹ ہاؤس سرائے محبت ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 04-11-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ عطیۃ المومن گواہ شدنمبر 1 ناصر احمد وصیت نمبر 23226 گواہ شدنمبر 2 مدثر احمد وصیت نمبر 35120

مسل نمبر **42264** میں چوہدری عبدالخالق ولد میاں محمد دین مرحوم قوم راجپوت پیشہ پنشنر دفتر محاسب عمر 65 سال بیعت 1963ء ساکن دارالعلوم شرقی (نور) ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 04-11-21 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔رہائشی مکان واقع دارالعلوم شرقی برقبہ دس مرلہ اندازاً مالیتی -/600000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/2672+3380 روپے ماہوار بصورت پنشن + ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ یکم نومبر 2004ء سے منظور فرمائی جاوے۔العبد چوہدری عبدالخالق گواہ شدنمبر 1 محمد افضل بٹ وصیت نمبر 30608 گواہ شدنمبر 2 ناصر احمد ساجد ولد محمد عالم مرحوم دارالعلوم شرقی ربوہ

مسل نمبر **42265** میں بلقیس بیگم بنت محمد دین قوم رحمانی پیشہ سلائی کڑھائی عمر 41 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 04-12-4 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ طلائی زیورات مالیتی -/35000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/600 روپے ماہوار بصورت سلائی کڑھائی مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ بلقیس بیگم گواہ شدنمبر 1 عرفان احمد ولد مختار احمد کامونکی گواہ شدنمبر 2 محمد دین ولد علی گوہر کامونکی

مسل نمبر **42266** میں فوزیہ رشید بنت رشید احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 04-12-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت ٹیوشن مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ فوزیہ رشید گواہ شدنمبر 1 رشید احمد والد موصیہ گواہ شدنمبر 2 سراج الدین ظفر ولد اللہ دین دارالنصر وسطی ربوہ

مسل نمبر **42267** میں نورین اختر بنت بشیر احمد شاہد قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 04-11-28 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ نورین اختر گواہ شدنمبر 1 بشیر احمد شاہد والد موصیہ گواہ شدنمبر 2 ظہیر احمد شاہد ولد بشیر احمد شاہد دارالنصر وسطی ربوہ

مسل نمبر **42268** میں امتہ اللطیف زوجہ حبیب اللہ قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد جنوبی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 04-3-8 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔حق مہر بذمہ خاوند -/20000 روپے۔ 2۔طلائی زیور 3 تولہ مالیتی -/25000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ امتہ اللطیف گواہ شدنمبر 1 حبیب اللہ خاوند موصیہ گواہ شدنمبر 2 عبدالمجیب خان ایڈووکیٹ وصیت نمبر 30720

مسل نمبر **42269** میں فرحانہ توقیر زوجہ توقیر احمد بٹ قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد جنوبی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 04-11-18 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور 6 تولہ مالیتی تقریباً -/50000 روپے۔ 2۔حق مہر بذمہ خاوند -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ فرحانہ توقیر گواہ شدنمبر 1 عبدالرزاق وصیت نمبر 20841 گواہ شدنمبر 2 عبدالمجیب خان وصیت نمبر 30720

مسل نمبر **42270** میں سفیر احمد ولد شیخ ادریس احمد قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد جنوبی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 04-11-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد سفیر احمد گواہ شدنمبر 1 عبدالرزاق خان وصیت نمبر 20841 گواہ شدنمبر 2 عبدالمجیب خان وصیت نمبر 30720

مسل نمبر **42271** میں آدرش انیل ولد منظور احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد جنوبی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 04-11-18 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد آدرش انیل گواہ شدنمبر 1 عبدالرزاق خان وصیت نمبر 20841 گواہ شدنمبر 2 عبدالمجیب خان وصیت نمبر 30720

مسل نمبر **42272** میں ثمینہ بشریٰ بنت عبدالکریم قوم گجر پیشہ ٹیچنگ عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نصیر آباد سلطان ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 04-12-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔طلائی ٹاپس مالیتی -/1000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1500 روپے ماہوار بصورت ٹیچنگ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ ثمینہ بشریٰ گواہ شدنمبر 1 عمران عدیل ولد غلام احمد نصیر آباد سلطان گواہ شدنمبر 2 رشید احمد عاصم نصیر آباد سلطان

مسل نمبر **42273** میں محمد احسن گوندل ولد محمد احمد فیض قوم گوندل پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نصیر آباد سلطان ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 04-9-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد محمد احسن گوندل گواہ شدنمبر 1 نسیم احمد طاہر ولد محمد سلیم نصیر آباد سلطان ربوہ گواہ شدنمبر 2 نیر آصف جاوید وصیت نمبر 33434

مسل نمبر **42274** میں توصیف احمد ولد حبیب اللہ قوم ججہ پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نصیر آباد سلطان ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 04-9-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد توصیف احمد گواہ شدنمبر 1 رشید احمد عاصم نصیر آباد سلطان گواہ شدنمبر 2 نیر آصف جاوید وصیت نمبر 33434

مسل نمبر **42275** میں اطہر احمد ولد ہدایت اللہ قوم مغل پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نصیر آباد سلطان ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 04-9-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد اطہر احمد گواہ شدنمبر 1 رشید احمد عاصم نصیر آباد سلطان گواہ شد نمبر 2 نیر آصف جاوید وصیت نمبر 33434

درخواست دعا

مکرم رانا منظور احمد صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے کزن کا بیٹا عدیل اختر ابن مکرم ڈاکٹر سہیل مختار صاحب سمن آباد لاہور چھت سے گر گیا ہے جس کے نتیجہ میں ہنسلی کی ہڈی میں فریکچر ہوگیا ہے۔ فاروق ہسپتال علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں داخل کروایا گیا۔ دماغ پر بھی معمولی چوٹ آئی ہے۔ ہسپتال میں زیر علاج ہے احباب سے اس کی جلد شفایابی کی درخواست دعا ہے۔

خبریں

فرقہ واریت اور دہشت گردی کی سیاست

وزیراعظم شوکت عزیز نے کہا ہے کہ اسلام کے خلاف دنیا بھر میں سازشیں ہو رہی ہیں۔ سازشوں کے سامنے سیسہ پگھلائی ہوئی دیوار بن جائیں۔ دہشت گرد ملک دشمن ہیں۔ ان کا مقابلہ کریں گے۔ علماء تہذیبوں کے تصادم کے نظریہ پر محتاط رویہ اختیار کریں۔ مدارس اچھی تعلیم دے رہے ہیں۔ فرقہ واریت اور دہشت گردی کی سیاست نہیں چلنے دی جائے گی۔ پاسپورٹ میں مذہب کے خانے کا معاملہ زیرغور ہے۔

ٹرانسپورٹ کرایوں میں اضافہ

محکمہ ٹرانسپورٹ پنجاب نے پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں اضافہ اور ٹرانسپورٹ برادری کے اصرار پر پبلک ٹرانسپورٹ کے انٹرسٹی کرایوں میں 4 پیسے فی کلومیٹر اور اربن روٹس بسوں اور ویگنوں کیلئے ایک روپیہ فی کلومیٹر اضافہ تجویز کیا ہے۔ باقاعدہ نوٹیفکیشن کے بعد انٹرسٹی کم از کم 5 روپے اور زیادہ سے زیادہ 12 روپے بسوں کیلئے اور ویگنوں کا کرایہ زیادہ سے زیادہ 9 روپے کر دیا جائے گا۔

پاکستان اسلام کا قلعہ ہے

وزیراعظم شوکت عزیز نے کہا ہے کہ پاکستان اسلام کا قلعہ ہے اسے مضبوط بنانا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ اللہ کی رسی چھوڑ کر مسلمان تقسیم ہو گئے۔ دلیل پر طاقت کا غلبہ ہوا اور مسلمان پر دہشت گردی کا لیبل چسپاں کر دیا گیا۔ علماء قوم کی اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تربیت کریں۔ اس مقصد کیلئے مسجد کا پلیٹ فارم استعمال کیا جائے۔ 2010ء تک پاکستان کے مضبوط مستحکم اور خوشحال ملک ہونے کی ضمانت دیتا ہوں۔

عراقی قیدیوں سے ظالمانہ سلوک

امریکی فوجیوں کے عراقی قیدیوں سے ظالمانہ سلوک کی نئی ویڈیو جاری کر دی گئی ہے۔ ویڈیو میں زخمی قیدی پر تشدد، ایک مردہ شہری کی بے حرمتی اور ایک ٹرک ڈرائیور سے اسلحہ چھین کر اسے گولی مارتے دکھایا گیا ہے۔ پینٹاگون کا کہنا ہے کہ قیدیوں سے غیر مناسب سلوک کے باوجود امریکی فوجیوں کو مجرم قرار نہیں دیا جا سکتا متعدد امریکی اداروں کا موقف ہے کہ قیدیوں سے بدسلوکی کے ذمہ دار رمزفیلڈ ہیں۔

منشیات کا بڑھتا ہوا استعمال

امریکی محکمہ خارجہ کی ایک رپورٹ کے مطابق پاکستان میں منشیات کے استعمال میں اضافہ ہو رہا ہے چند سال پہلے کرائی گئی ایک سٹڈی کے مطابق ملک میں نشہ کرنے والوں کی تعداد 40 لاکھ کے لگ بھگ ہے ان میں ہیروئن کے عادی پانچ لاکھ ہیں۔

صوبائی اور وفاقی محکموں میں کرپشن

محکمہ اینٹی کرپشن پنجاب نے 2004ء کے دوران مختلف محکموں میں ہونے والی کرپشن اور 10 کرپٹ ترین محکموں کی رپورٹ جاری کر دی ہے ان میں انجینئرنگ، پولیس، ریونیو، تعلیم، صحت، جنگلات کوآپریٹو، لیبر، زراعت، اور خوراک کے محکمے شامل ہیں۔ آڈیٹر جنرل کی رپورٹ کے مطابق وفاقی وزارتوں کے ماتحت محکموں میں 30۔ارب روپے کے گھپلے ہوئے۔

بھارت گیس پائپ لائن کی تجویز پر رضامند

وزیراعظم شوکت عزیز نے کہا ہے کہ بھارت گیس پائپ لائن بچھانے کی پاکستانی تجویز پر رضامند ہو گیا ہے کشن گنگا ڈیم پر بھارت نے تحفظات دور نہ کئے تو یہ معاملہ بھی ورلڈ بینک میں لے جائیں گے۔ ہم خطہ کے ممالک سے تعلقات بہتر بنانا چاہتے ہیں۔ بھارت سے مذاکرات کا عمل آگے بڑھ رہا ہے۔

سلامتی کونسل میں 5 مستقل نشستوں کا مطالبہ

افریقی ممالک نے سلامتی کونسل میں 5 مستقل نشستوں کا مطالبہ کیا ہے۔ عدیس آبابا میں افریقی ممالک کے وزراء خارجہ کے اجلاس میں یہ مطالبہ کیا گیا کہ پانچ نشستوں میں 2 ویٹو پاور بھی ہونی چاہئیں۔ اقوام متحدہ میں کیا کچھ ہو رہا ہے۔ اس میں افریقی ممالک کو بھی شامل کرنے کیلئے انہیں سلامتی کونسل میں نمائندگی دی جانی ضروری ہے۔ تاکہ وہ اپنی آواز بلند کر سکیں۔

امریکہ کا اقوام متحدہ میں مستقل نمائندہ

بش انتظامیہ کے ایک اعلیٰ عہدیدار جان بولٹن کو اقوام متحدہ میں امریکہ کا مستقل نمائندہ مقرر کر دیا گیا ہے۔

برطانوی اہلکار قتل

کابل میں اقوام متحدہ کی عمارت کے قریب برطانوی ترقیاتی ادارے کے ایک اہلکار کو رات کے اندھیرے میں کار میں گولیاں مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ برطانوی سفارت خانے نے قتل کی تصدیق کر دی ہے۔

15 سرکٹی لاشیں

عراق کے شہر لطیفیہ سے 15 شیعہ زائرین کی سرکٹی لاشیں ملی ہیں جبکہ بغداد میں ایک سینئر سرکاری افسر کو گولی مار کر ہلاک اور 5 امریکی اہلکاروں کو اغوا کر لیا گیا ہے۔

سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں اضافہ

وزیراعظم شوکت عزیز نے کہا ہے کہ سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں اضافہ سے متعلق پے کمیشن سے رپورٹ طلب کر لی گئی ہے تاکہ مہنگائی کے تناسب سے سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں اضافہ کا جائزہ لیا جا سکے۔

تائیوان کی علیحدگی کے خلاف بل منظور

چین کی پارلیمنٹ نے تائیوان کی علیحدگی کے خلاف بل کی منظوری دے دی ہے۔ جس کے تحت فوج کو تائیوان کی جانب سے علیحدگی کی کوششوں سے نمٹنے کیلئے خصوصی اختیارات حاصل ہو جائیں گے۔ جبکہ تائیوان کا کہنا ہے کہ اس سے کشیدگی بڑھے گی کیونکہ تائیوان کی خودمختاری کو نظرانداز کر دیا گیا ہے اور علاقے کی سلامتی خطرے میں پڑ جائے گی۔

ڈارفر کا بحران

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے کہا ہے کہ سلامتی کونسل ڈارفر بحران کے حل کیلئے مناسب اقدامات کرے۔

ربوہ کا موسم

5 مارچ کو ربوہ میں اپنی نوعیت کی شدید بارش اور ژالہ باری ہوئی تھی۔ سہ پہر کو پورے 25 منٹ تک باریک اور موٹے اولے پڑے تھے۔ جس کی وجہ سے سڑکوں مکانوں کی چھتوں اور صحنوں پر سفید چادر بچھ گئی تھی۔ اور موسم بھی خوشگوار ہو گیا تھا۔ اس کے بعد دھوپ کی وجہ سے موسم گرم ہو گیا تھا مگر 9 مارچ کو صبح سے مطلع ابر آلود ہے۔ عیدالاضحیٰ کے دن سے ربوہ کا موسم عمومی طور پر بہت خوشگوار ہے۔

سانحہ ارتحال

محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مسعود احمد خاں صاحب دہلوی سابق ایڈیٹر روزنامہ الفضل مورخہ 3 مارچ 2005ء کو صبح دس بجے بعمر 86 سال وفات پا گئیں۔ مرحومہ حضرت مولوی شیر علی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی رشتہ میں بھتیجی، محترم چوہدری تصدق حسین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی بیٹی اور حضرت محمد حسن آسان دہلوی رفیق حضرت مسیح موعود کی حقیقی بھانجی اور بہو تھیں۔ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے اگلے روز 4 مارچ کو بیت اقصیٰ ربوہ میں نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں احباب و خواتین ہزاروں کی تعداد میں شریک ہوئے۔ مرحومہ موصیہ تھیں چنانچہ جنازہ مقبرہ بہشتی لے جا کر وہاں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر دعا بھی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے کرائی۔ مرحومہ کے فرزندان اور بعض دیگر عزیز جرمنی، انگلستان اور پاکستان کے مختلف شہروں سے بروقت ربوہ پہنچ گئے تھے۔ مرحومہ بہت عبادت گزار دعا گو صابر و شکر اور علمی ذوق رکھنے والی خاتون تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے انہیں رؤیائے صادقہ کی نعمت سے بھی نوازا تھا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے نیز جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

ربوہ میں طلوع و غروب 10۔ مارچ 2005ء

طلوع فجر	5:02
طلوع آفتاب	6:23
زوال آفتاب	12:19
وقت عصر	4:28
غروب آفتاب	6:15
وقت عشاء	7:36

پلاٹ برائے فوری فروخت
ایک عدد کارنر پلاٹ 21½ مرلہ 40 فٹ
دارالعلوم بالمقابل شیخ مارکیٹ ربوہ
برائے رابطہ 04524-212994
موبائل: 0333-4497033

اکسیر اولاد نرینہ
مکمل کورس -/700 روپے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:04524-212434 Fax:213966

طارق ماربل سٹور
ماربل کے خوبصورت کتبہ جات اور قبروں کے لئے تیار ماربل رعایتی قیمت پر دستیاب ہے
طالب دعا: طارق احمد
فون رہائش: 213393
یادگار چوک ربوہ موبائل: 0320-4893393

1924ء سے خدمت میں مصروف
راجپوت سائیکل ورکس
ہر قسم کی سائیکل، ان کے حصے، بے بی کار، پرام سونگرز واکرز وغیرہ دستیاب ہیں۔
پروپرائٹرز: نصیر احمد راجپوت۔ منیر احمد اظہر راجپوت
محبوب عالم اینڈ سنز
24۔ نیلا گنبد لاہور فون نمبر: 7237516

فاران ریسٹورنٹ
لذیذ کھانوں کا مرکز
(1) چکن (2) چکن کڑاہی (3) سیخ کباب (4) شامی کباب (5) کٹلس (6) مچھلی فرائی
(7) مٹن کڑاہی، سپیشل سلاد، FFC برگر (8) آئس کریم وغیرہ
پارٹی کیلئے ہال موجود ہے۔ ایڈوانس بکنگ بھی کی جاتی ہے
ربوہ میں پہلی دفعہ خوبصورت لان میں اپنے فنکشن کریں
خواتین کیلئے پردے کا خصوصی انتظام لان میں بھی موجود ہے
فون نمبر: 213653
پر آرڈر بک کروائیں
مبشر مارکیٹ دارالرحمت غربی نزد سوئمنگ پول

C.P.L 29

زرعی و سکنی جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
الحمد پراپرٹی سینٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
Mob: 0320-4893942
ملک غلام یٰسین۔ محمد نواز احمد
دوکان: 04524-214681
رہائش: 04524-214228-213051